OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

Al-Qamar, Volume 4, Issue 1 (January-March 2021)

خیبر پختونخوا کی مطلقہ خواتین کے حقوق و فرائض کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Rights and Duties of Divorced Women in Khyber Pakhtunkhwa in the Light of Islamic Teachings

Shumaila Rafiq

Doctoral Candidate Islamic studies, Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar

Dr. Naseem Akhter

Associate Professor of Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar

Muhammad Rashid

Lecturer Islamic studies, University of Baluchistan, Quetta

Abstract

The condition/plights of divorced women in KPK is that after announcing divorce the man become free himself but he do not think that how a divorced woman can sustain this fact and situation. After divorce in Islam, she obtains her vested rights along with graduation, while some duties are also given to women and after completion of these duties/rights, can live pleasant life. But in KPK the situation is opposite/contrary to Islamic teachings, on one hand the divorced was announced to a woman and on other hand the "*Iddat*" was completed by her in her parents' house. She also deprived from her maintenance and her legal right. The expenses of children were also put on the shoulders of divorced woman or in some cases the custody of minor children were also been taken away from them which is unjust, unfair and beyond the teachings of Islam.

Keywords: Khyber Pakhtunkhwa, Islam, divorced women, rights

تمہید

اسلامی معاشرہ میں خواتین کو زندگی گزارنے سے متعلق تمام تر حقوق حاصل ہیں تا کہ وہ ایک خوشحال اور پر سکون زندگی اسلام کے دائرہ میں گزار سکیں۔ اسلام نے جہاں خواتین کو حقوق کے حوالے سے مکمل تحفظات فراہم کیے ہیں۔ تو وہاں خواتین پر کچھ ذمہ داریاں بھی بحیثیت ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کے عائد کی ہیں۔ جن کا پورا کرنا خواتین کے فرائض میں شامل ہیں اور جن سے

CC BY

روگردانی خاندانی نظام کے انتشار کا سبب ہے۔ خاندانی نظام کی بہتری کے حوالے سے جو ذمہ داریاں خواتین پر عائد ہیں ان ہی ذمہ داریوں کو غیر مسلم تنقید کا نشانہ بنارہے ہیں اور انہیں قید وبند کا نام دے رہے ہیں جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے سے انسان بے شمار مسائل اور مشکلات سے بچ جاتا ہے اس میں دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی پوشیدہ ہے۔ اسلام نے مرد اور عورت کو مساوی حقوق عطا کیے ہیں اگر مرد گھر کا سربراہ ہے تو عورت گھر کی نگہبان ہے جو شوہر کے گھر اور اُس کے بچوں کی امین سمجھی جاتی ہے۔ خیبر پختونخوا کی مطلقہ عورت کی حالت زار یہ ہے کہ مرد تو عورت کو طلاق دے کر فارغ ہو جاتا ہے مگر وہ یہ نہیں سوچتا کہ مطلقہ یہ بوجھ کس طرح اٹھائے گی اسلام میں طلاق کے بعد عورت کو حقوق کے ساتھ فراغت کا حکم دیا ہے جبکہ عورت کے لیے بھی کچھ فرائض مقرر کئے ہے ان دونوں کو پورا کرنے کے بعد زندگی بہتر گزر سکتی ہے جبکہ خیبر پختونخواہ میں صورتحال قدرے اسلامی تعلیمات کے برعکس ہیں ایک جانب عورت کو طلاق دی جاتی ہے تو عدت بھی اس کو والدین کے گھر پر ہی کرنی پڑتی ہے نان ونفقہ سے بھی محروم رکھا جاتا ہے بچوں کی کفالت کی ذمہ داری بھی مطلقہ کے سر پر ڈالی جاتی ہے یا پھر مطلقہ سے بچے چھین لیے جاتے ہیں اور یہ تمام اقدامات غیر منصفانہ ہیں درج ذیل مقالہ میں قرآن وسنت کی روشنی میں خیبر پختونخوا کے مطلقہ خواتین کے حقوق وفرائض کو بیان کیا جاتا ہے۔

تعارفِ موضوع

عورت کو خصوصیت کے اعتبار سے صنف نازک کہا ہے جب کہ مرد کو حاکم بنانے کی غرض سے قدرے مقدم رکھا ہے۔ اگر ایک طرف مرد کو باپ کی حیثیت سے جنت کا دروازہ کہا تو دوسری طرف عورت کو مقدم رکھ کر اس کے قدموں تلے جنت رکھی۔ اسلام میں مرد اور عورت کو معاشرتی اور تمدنی حقوق عطا کئے ہیں اور ساتھ میں یہ تنبیہ بھی کی گئی ہے کہ ان کا صحیح استعمال کریں۔ اسلامی معاشرہ میں عورت کو تعلیم، شوہر کا انتخاب، ناپسندیدہ شوہر سے خلع، حقِ مہر، نان ونفقہ، ترکہ میں حصہ اور معاشی جدوجہد کے حصول کا حق حاصل ہے۔ شریعت اسلامی میں خواتین کو جو حقوق دیئے گئے ہیں۔ مغربی خواتین اس سے محروم ہیں۔ اور آزادی کے نام پر اُنہیں گمراہ کیا گیا ہے، اُنہیں محفلوں کی زینت اور شو پیس بنا کر مردوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اُن کی نہ کوئی وقعت ہے اور نہ ہی عزت، اُنہیں صرف گمراہی میں مبتلا کیا ہوا ہے۔ اور جسے آزادی نسواں کا نام دیا گیا ہے۔ اسلام میں عورت کو تحفظ دینے کے لیے ایک خوبصورت رشتہ "نکاح" بنایا گیا ہے۔ اس رشتہ میں عورت کے بندھ جانے کے بعد اُس کا حقِ مہر، نان ونفقہ شوہر پر واجب ہو جاتا ہے لیکن اگر اس رشتہ کو کسی وجہ سے قائم نہ رکھا جاسکا تو شوہر کو طلاق دینے اور عورت کو خلع لینے کا حق حاصل ہے اگر بات خیبر پختونخوا کی مطلقہ خواتین کے حقوق وفرائض کی کی جائے تو یہاں یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ جب تحقیق مطلقہ خواتین سے متعلق تحقیق کی گئی اور اس مقصد کے لئے خیبر پختونخواہ کے چند ایک اضلاع مثلاً پشاور، مردان اور نوشہرہ کا جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ وہاں کی کچھ مطلقہ خواتین جو کسمپرسی کی زندگی گزار رہی ہیں۔ وہ مجبوری کی حالت میں عدت پوری نہیں کر سکیں جبکہ دیگر متاثرہ خواتین نے عدت کو اسلامی فریضہ سمجھتے ہوئے مکمل کیا۔ علاوہ ازیں انہوں نے یہ انکشاف بھی کیا کہ جو حقوق ان کو شریعت کی رو سے ملے ہوئے ہیں ان کو معاشرہ میں ان حقوق سے محروم رکھا ہوا ہے جس کی وجہ سے مطلقہ خواتین بے شمار مسائل کا شکار ہیں۔[1] اس مقالہ کو تین مباحث میں تقسیم کیا گیا ہے نیز مقالہ کے آخر میں خلاصہ بحث، نتائجِ تحقیق اور سفارشات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ 1۔ مبحث اول میں حق رجعت کو بیان کیا گیا ہے۔ 2۔

مبحث دوم میں حق عدت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ 3۔ مبحث سوم میں معتدہ کے نکاح ثانی کے پیغام کی ممانعت کو زیرِ بحث بنایا گیا ہے۔ 4۔ مبحث چہارم میں خیبر پختونخوا کی مطلقہ کی حالتِ زار کی وضاحت کی گئی ہے۔

مبحث اول: حق رجعت

شوہر اپنی بیوی کو ایک طلاق (رجعی) دے اور پھر شوہر اپنی مطلقہ رجعیہ کو اپنے نکاح میں واپس لینے کا ارادہ رکھتا ہو، اس رجعت سے مطلقہ راضی ہو یا نہ ہو اگر شرائط گواہوں کے اعتبار سے درست ہوں تو اس صورت میں رشتہ ازدواج قائم رہ سکتا ہے۔ رجعت کا حق شوہر کا ہے جبکہ اس کا پورا کرنا بیوی کا فرض ہے۔ طلاق رجعی دینے سے نکاح کا رشتہ زوجین کے درمیان اُس وقت تک ختم نہیں ہوتا جب تک عدتِ رجعی مکمل نہ ہو جائے اور اگر عدتِ رجعی مکمل ہو جائے اور شوہر کے دل میں رجعت کا ارادہ ہو تو رجعت معتبر نہیں ہو گی اس معاملہ میں ایسی نازک صورت حال درپیش ہوئی ہے کہ اگر مثبت رویئے اختیار نہ کئے جائیں تو اس میں سو فیصد نکاح کے ختم ہونے کا امکان ہے طلاق رجعی کا مسئلہ اُس وقت تک عیاں نہیں کرنا چاہیے جب تک کہ اس کی عدت پوری نہ ہو جائے کیونکہ اگر اس میں لڑکی یا لڑکے کے گھر والے اپنی ضد اور انا کی وجہ سے لڑکے یا لڑکی کو نہیں سمجھائیں گے تو نکاح ختم ہو سکتا ہے۔ اس لیے ہر ممکن کوشش کر کے رجعت کا راستہ نکالنا چاہیئے اور مطلقہ رجعیہ کو دورانِ عدت بناؤ سنگھار کا حکم دیا گیا ہے تاکہ شوہر اپنے کئے پر شرمندہ ہو اور اُس کے دل میں رجعت کا احساس پیدا ہو۔[2] بعض اوقات شوہر بیوی کو غصہ، جلد بازی یا نشہ کی حالت میں ایک طلاق دے تو یہ طلاق رجعی ہے۔ اگر شوہر کو پچھتاوا ہو تو وہ بیوی سے رجوع کر سکتا ہے۔ اور اپنے گھر کو بکھرنے سے بچا سکتا ہے ذیل میں اسی حوالہ سے دو احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہیں۔ ((أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ ارْتَجَعَهَا قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا كَانَ ذَلِكَ لَهُ، وَإِنْ طَلَّقَهَا أَلْفَ مَرَّةٍ، فَعَمَدَ رَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ لَهُ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ أَمْهَلَهَا حَتَّى إِذَا شَارَفَتْ عَلَى انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا ارْتَجَعَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا، وَقَالَ: وَاللَّهِ وَلَا آوِيكِ إِلَيَّ وَلَا تَحِلِّينَ أَبَدًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ)، فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ الطَّلَاقَ جَدِيدًا يَوْمَئِذٍ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ طَلَّقَ أَوْ لَمْ يُطَلِّقْ))[3] "عروہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے اور اس کی عدت کے خاتمے سے پہلے پہلے رجوع کر لیتا تھا، تو یہ اس کے لیے (جائز) ہے، اگرچہ اس نے اسے ہزار بار طلاق دی ہو۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر ایسے ویسے ہی چھوڑے رکھا، یہاں تک کہ اس کی عدت ختم ہونے کا وقت قریب آیا تو اس نے اس سے رجوع کر لیا اور (دوبارہ) پھر اسے طلاق دے اور کہا: اللہ کی قسم! میں نہ تجھے بساؤں گا اور نہ ہی تو ہمیشہ کے لیے آزاد ہو گی (یعنی اپنی طلاق کی مدت ختم ہونے سے پہلے پہلے رجوع کر لیا کروں گا) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی "طلاق دو مرتبہ دینا ہے، پھر یا تو اچھے طریقے سے روکنا (بسانا) یا احسان کے ساتھ چھوڑنا دینا ہے" اس دن کے بعد سے لوگ اس نئی طلاق (یعنی طلاق کے نئے حکم کی) طرف متوجہ ہوئے، چاہے کسی نے طلاق دی تھی یا نہیں دی تھی" دوسری جگہ ارشاد ہے: ((أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْن عَمْرو، عَنْ عَبْد الكريم، بن مَالِكٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يُشْهِدُ عَلَى رَجْعَتِهَا وَلَمْ تَعْلَمْ بِذَالِکَ قَالَ: هِيَ إِمْرَأَةُ الْأَوَّلِ دَخَلَ بِهَا الْآخَرُ أَوْ لَمْ يَدْخُلْ))[4] "سعید بن جبیر، سیدنا علی بن ابی طالبؓ سے ایک ایسے آدمی کے متعلق بیان کرتے ہیں جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی، پھر اس سے رجوع کیا اور اس پر گواہ بھی بنالیا، لیکن عورت کو اس کا علم نہیں، آپؓ نے فرمایا یہ پہلے کی ہی بیوی ہے دوسرے نے اس عورت سے صحبت کی ہو یا

نہ۔" رجعت کی حکمت، مقصد اور اہمیت واضح ہے کہ دوران عدت شوہر کا حق ہے کہ وہ چاہے تو رجعت کر سکتا ہے اور اگر اُس نے طلاق بائن بھی دی تو اُس میں بھی وہ اپنے رشتے کو بچانے کے لیے نئے سرے سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے بنا کسی معاوضہ یا شرط کے بجز اس کے کہ وہ اپنے معاملہ کو حل کرنے کے لیے راضی ہو۔ رجوع میں اُس کی نیت خالص رجعت کے لیے ہو اور وہ زبان سے اقرار کرے گا اور گواہ بھی لائے گا اس کے بعد عورت کی رضامندی ضروری نہیں ہے اس میں حق صرف مرد کا ہو گا اور عورت کی ذمہ داری ہے اسے پورا کرنا یہی رجعت قابل قبول ہے۔

مبحث دوم: حق عدت

عدت کے مقصد میں کئی حکمتیں موجود ہیں جب ایک عورت کو طلاق ہو جائے اور وہ عدت میں بیٹھ جائے تو دنیا والوں کے لیے تو وہ عدت میں ہوتی ہے لیکن عدت کے دقیق معاملہ پر اگر غور و خوض کیا جائے تو عورت کا عدت میں گھر بیٹھنا اور نکلنے کی ممانعت اس وجہ سے ہے کہ معتدہ اپنے شوہر کے نسب کا ثبوت دیتی ہے کہ وضع حمل سے ہے یا نہیں اگر حمل سے ہے تو اُس کی عدت وضع حمل ہے۔ جس طرح ایک بیوی اپنے شوہر کی جائیداد اور گھر کی امانت دار ہوتی ہے ٹھیک اُسی طرح وہ اُس کی اولاد کی بھی امانت دار ہے خواہ وہ اس دنیا میں ہو یا آنے والی ہو عدت کا خاص مقصد یہی ہے کہ نسب کے وجوب کا علم ہو جائے کیونکہ ایسے بھی ہو سکتا ہے کہ شوہر نے جس حالت میں طلاق دی اگر وہ دوران عدت حمل سے ہو جائے اور عدت کے خاتمے پر وہ نکاح ثانی کا ارادہ رکھتی ہو تو پھر اُس کے شوہر ثانی کو پتہ ہو کہ بچہ کی نسب کی نسبت شوہر اول ہی ہے اور یوں ایک مطلقہ معاشرہ کے طعنوں اور ذلت جیسی تکلیف سے بچ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک حکمت یہ بھی ہے اگر اُس نے طلاق رجعی دی اور پچھتاوا باقی ہے تو شوہر رجعت خالص نیت کے ساتھ کر سکتا ہے۔ عدت کے دوران عورت کو سوچنے سمجھنے اور اپنے سابقہ رویوں پر غور کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ خود کو سدھار سکتی ہے اور آنے والے لمحات کے لیے بہترین لائحہ عمل تیار کر سکتی ہے۔ عورت کے لیے شرعی تقاضوں کے تحت دوران عدت عقدِ ثانی کی اجازت نہیں ہے۔ عدت کو پورا کرنے کے بعد دوسرا نکاح کر کے اپنی نئی زندگی کا آغاز کر سکتی ہے۔[5]

مبحث سوم: معتدہ کے نکاح ثانی کے پیغام کی ممانعت

اسلامی تعلیمات کے مطابق اگر ایک عورت کو اُس کا شوہر طلاق رجعی دے یا طلاق بائن ان دونوں صورتوں میں کسی غیر مرد کو بالکل ہی یہ حق حاصل نہیں ہے کہ عدت کے دوران مطلقہ کو نکاح کا پیغام دے کیونکہ مطلقہ رجعیہ یا بائنہ ان دونوں صورتوں میں یہ حق رکھتی ہے کہ اُس کا شوہر رجوع اور تجدید نکاح کر سکتا ہے یہ صورتحال تو رجعی اور بائن طلاق کی ہے جبکہ مطلقہ ثلاث کی عدت کے دوران بھی نکاح کا پیغام بھیجنا حرام ہے خواہ وہ تحریری ہو یا زبانی ہو۔ کیونکہ طلاق دینے سے ظاہری طور پر تو زوجین کے درمیان رشتہ، نکاح ٹوٹ جاتا ہے مگر اس کا اثر باقی رہتا ہے جب تک عدت کی تکمیل نہ ہو جائے یہی اثر علت ہے معتدہ کا فرض ہے کہ وہ صحیح معنوں میں عدت پوری کرے۔[6]

عدت کے دوران نکاح کرنا حرام ہے

اگر مرد اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے اور طلاق کا محل صحیح ثابت ہو جائے تو عورت کو ماہ یا تین حیض شوہر کے گھر پر عدت کی صورت میں گزارنے پڑتے ہیں۔ اس عرصے کے دوران معتدہ کسی بھی قیمت پر عقدِ ثانی نہیں کر سکتی ایسا کرنا اُس کے لیے باعث حرام ہو گا۔ اس کے علاوہ کچھ ایسی خواتین جو عدت کا پورا کرنا اپنے لیے کسی قید یا سزا سے کم نہیں سمجھتی اور عدت کے دوران وہ دوسری جگہ نکاح کر لیں تو اس صورتحال میں وہ عورت کا نکاح ثانی جھوٹا ہو گا کیونکہ اس پر تو پہلے سے ہی ایک عدت کا حق باقی ہے۔ جس کو پورا کرنا اس کا فرض ہے۔[7] اور

یہ دلیل قران مجید کی روشنی میں واضح ہے:﴿وَلَاتَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَه﴾[8]"اور نکاح کا عقد پکا کرنے کا اس وقت تک ارادہ بھی مت کرنا جب تک عدت کی مقدار (مدت) اپنی میعار کو نہ پہنچ جائے۔"یہی بات روایت سے بھی ثابت ہے۔:أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا طَعَنَتْ الْمُطَلَّقَةُ فِي الدَّمِ مِنْ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ))[9]"خبر دی سفیان نے الزھری سے انہوں نے عمرۃ بنت عبدالرحمٰن سے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب مطلقہ حیض سے تیرے خوبن میں داخل ہو جائے تو وہ اس سے یعنی اپنے خاوند سے بری ہے۔"

دوران عدت گھر سے باہر نکلنے کی ممانعت

معتدہ عورت کے دوران عدت کسی بھی کام کے لیے باہر نہیں جاسکتی نہ دن کے وقت اور نہ ہی رات کے وقت خواہ مطلقہ رجعیہ یا بائنہ یا مطلقہ ثلاثہ ہو عدت تب ہی لازم ہوتی ہے جب نکاح ہو لیکن اگر نکاح فاسد ہو جائے تو پھر عدت کا اہتمام ضروری نہیں ہے۔ اسی لیے عدت کا حکم منکوحہ مدخولہ اور غیر مدخولہ کے لیے ہے اسی لیے اس کی شرائط اور ارکان کالحاظ رکھنا بھی ایک معتدہ کا حق ہے۔ مطلقہ کے لیے عدت کے دوران سفر پر جانے کی بھی ممانعت ہے سفر تو ایک عام مرحلہ ہے جبکہ مطلقہ حج پر بھی نہیں جاسکتی بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بیوی خفگان کے طور پر والدین کے گھر ہوتی ہے سسرال والے وہیں پر طلاق عامہ بھیج دیتے ہیں اس طرح کے معاملات میں بھی یہ شریعت کا فیصلہ ہے کہ اُسے عدت کے لیے وہی بلایا جائے جہاں پر وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہتی تھی۔ اگر ایسا عذر ہو جس کے تحت اُسے گھر سے نکلنا پڑے تو وہ نکل سکتی ہے۔ مثال کے طور پر گھر کی چھت گرنے یا عزت کا خطرہ ہو تو وہ دوسری جگہ عدت پوری کر سکتی ہے:[10]أَخْبَرَنَا مَالِك عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ بِالشَّامِ فَبَعَثَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ))[11]"فاطمہ بنت قیس روایت کرتی ہے کہ ابو عمرو بن حفص نے انہیں طلاق بتہ دے دی اور وہ شام میں تھے، تو انہوں نے اپنے وکیل کو جو دے کر ان کے پاس بھیجا تو وہ ناراض ہونے لگیں، تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! تیرے لیے ہمارے ذمے کوئی چیز نہیں پڑتی، تو نبی ﷺ کے پاس آئیں اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کر لیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے اس کے ذمے نفقہ نہیں ہے۔"

مطلقہ کی رہائش اور نان ونفقہ

اسلامی قوانین کے مطابق مطلقہ کی رہائش دوران عدت شوہر ہی کے گھر پر ہوگی اور نان ونفقہ بھی شوہر کے ذمہ ہوگا اگر وہ مطلقہ رجعیہ ہے تو پھر اُس کے لباس اور خوراک کا ذمہ دار شوہر ہی ہوگا اور نفقہ کا معیار شوہر کی استطاعت کے مطابق ہوگا جتنی اُس کی حیثیت ہے وہ اُسی کے مطابق اُس کو دینے کا پابند ہوگا۔ طلاق بائن اور مغلظہ میں نفقہ شوہر کے ذمے ساقط ہو جاتا ہے جبکہ مطلقہ حاملہ ہے تو بچے کا خرچ وغیرہ وضع حمل تک باپ کے ذمے ہوگا کیونکہ نفقہ کا وجوب نکاح کی وجہ سے ہے اگر نکاح ہی باقی نہیں رہا تو نان ونفقہ کا حق بھی ختم ہو جاتا ہے۔[12]کہ مرد کی جتنی بساط ہے اُسی کے مطابق وہ دینے کا مجاز ہے ہاں البتہ ایک ایسا شوہر جو کہ نرم مزاج اور نرم دل ہو طلاق دینے کے بعد وہ ہمدردی کے طور پر کچھ زیادہ دے تو یہ اُس کے لیے اجر وثواب کا باعث ہوگا۔

مبحث چہارم: خیبر پختونخوا کی مطلقہ خواتین کی حالت زار

مطلقہ کے حقوق و فرائض اسلام کے متعین کردہ ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس معاشرہ میں ہم زندگی گزار رہے ہیں وہاں مطلقہ کو وہ حقوق نہیں دیئے جاتے جو اسلام میں اُسے حاصل ہیں۔ یعنی طلاق کے بعد عورت کو گھر سے نکال دیا جاتا ہے اور وہ عدت شوہر کے گھر کی بجائے والدین کے گھر پوری کرتی ہے اور نان ونفقہ بھی دوران عدت نہیں دیا جاتا۔ جبکہ مطلقہ کے فرائض کے حوالے سے اگر بات کی جائے تو معاشرہ میں اس قدر بگاڑ پیدا ہوچکا ہے کہ قوانین عدت کو اپنے لیے قید وبند تصور کرنے لگی ہیں اور عدت کی شرائط کو صحیح طور پر پورا نہیں کرپا رہی ہیں جس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اسلامی تعلیمات سے روگردانی کے باعث ہم اُن تمام احکامات کی بجاآوری نہیں کرپارہے ہیں۔ جس میں ہمارے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی موجود ہے۔ تحقیق کے حوالے سے کچھ عاضلاع یعنی مردان، پشاور اور نوشہرہ کی مطلقہ خواتین کے انٹرویوز بھی کئے گئے اور ان کی رضامندی سے ہی اسے اس مقالہ میں شامل کیا جارہاہے اس مقصد کے تحت کہ ایسی خواتین کی حالتِ زار توجہ کا باعث بن سکے اور اس کے لئے کوئی بہتر لائحہ عمل اختیار کیاجاسکے۔ ذیل میں تفصیل بیان کی جارہی ہے۔

ضلع مردان کی مطلقہ سلمیٰ بیگم: مردان سے تعلق رکھنے والی سلمیٰ بیگم سے انٹرویو کے دوران معلوم ہوا کہ طلاق کی صورت میں انہیں بہت سے معاشی اور معاشرتی مسائل کا سامنا کرنا پڑا جیسا کہ طعنے طشنے، معاشی بدحالی، بچوں کی کفالت اور غربت کا سامنا وغیرہ۔ سلمی بیگم نے عدت والدین کے گھر پوری کی کیونکہ شوہر نے طلاق کے بعد گھر سے نکال دیا تھا۔[13]

فریدہ بیگم: فریدہ کا تعلق بھی مردان سے ہے ان پر بھی ان کے سسرال اور شوہر کی جانب سے بہت مظالم ڈھائے گئے اور بالآخر طلاق دی گئی۔ جبکہ مطلقہ نے اپنے حقوق و فرائض سے متعلق بتایا کہ انہوں نے عدت اپنے والدین کے گھر پرپیوری کی۔ اسے طلاق کے بعد کوئی نان ونفقہ نہیں دیا گیا۔ خیبر پختونخواہ کی خواتین اپنے فرائض کو پورا کررہی ہیں مگر ان کو حقوق شرعی سے محروم رکھا جارہاہے غرض یہ کہ عورت کی حالتِ زار وہی ہورہی ہے جو قبل از اسلام تھی ان سب کی وجہ اسلامی تعلیمات سے روگردانی ہے۔[14]

ضلع پشاور کی مطلقہ خالدہ: خالدہ پشاور کی رہائش پذیر ہیں طلاق کے بعد انہیں گھر سے نکال دیا گیا تھا اس لئے یہ والدین کے گھر آگئی تھیں۔ اس نے عدت والدین کے گھر پوری کی، شوہر نے طلاق کے بعد مہر کی ادائیگی سے بھی انکار کردیا تھا۔ غربت کے ہاتھوں مجبور ہوکر اور بچوں کی کفالت کے پیشِ نظر خالدہ نے گھر ہی پر چھوٹی موٹی چیزوں کو فروخت کرنا شروع کیا جس سے ان کی اور ان کے بچوں کا گزربسر شروع ہوا۔[15]

مطلقہ ثمینہ گل: ان کا تعلق بھی ضلع پشاور سے ہے ثمینہ گل غربت اور افلاس کی وجہ سے اہم فریضہ جو عدت کی ادائیگی کا ہے پورا نہیں کرپائی اور لوگوں کے گھروں میں کام کاج کرکے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال رہی ہے۔[16]

ضلع نوشہرہ کی مطلقہ نثار اختر: مطلقہ نثار اختر کا تعلق نوشہرہ سے ہے اس خاتون کا کہنا ہے کہ شادی شدہ ہونے کے باوجود ان کے شوہر نے انہیں حقوقِ زوجیت سے محروم رکھا اور بیوی کی حیثیت سے جو نان ونفقہ شوہر پر عائد ہوتا تھا اس سے بھی اسے محروم رکھا گیا اس کے ساتھ ساتھ اس خاتون پر ظلم بھی مارپیٹ کی صورت میں ہوتا رہا بالآخر شوہر نے طلاق دی اور اب یہ اپنے بہن کے ساتھ اس کے گھر رہ کر زندگی گزار رہی ہے اور بہن ہی اس کے نان ونفقہ کے تمام اخراجات پورے کررہی ہے[17]۔

خلاصہ بحث

اسلامی نقطہ نظر سے عورت کو ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کی حیثیت سے نہ صرف بلند مقام ومرتبہ حاصل ہے بلکہ شریعتِ اسلامیہ نے تمام بنیادی حقوق بھی فراہم کئے ہیں، تاکہ عورت اسلامی حدود میں رہ کر ایک محفوظ، اچھی اور پرسکون زندگی گزار سکے۔

لیکن المیہ ءفکر یہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہم اسلامی تعلیمات کو فراموش کر رہے ہیں جس کی وجہ سے معاشرہ میں نا انصافی، ظلم وستم، حقوق کی تلفی اور بہت سی قباحتیں جنم لے رہی ہیں۔ ان میں سے ایک خواتین کے ساتھ ظلم وزیادتی اور حقوق سے محرومی ہے۔ یہ تحقیقی مقالہ چونکہ خیبر پختونخوا کی مطلقہ خواتین کے حقوق و فرائض سے متعلق ہے اس لئے جب مقالہ کے موضوع کے حوالہ سے خیبر پختونخوا کے بعض اضلاع یعنی مردان، پشاور اور نوشہرہ کا سروے کیا گیا اور انٹرویو کے ذریعہ مطلقہ خواتین کے حالات سے آگاہی حاصل کی گئی تو کچھ ایسی حقیقتیں سامنے آئیں کہ جس سے مطلقہ خواتین کی طلاق کی وجوہات کا پتہ چلا جس میں زیادہ تر ظلم وزیادتی اور حقوق سے فراموشی کا عنصر غالب رہا۔ طلاق کے بعد عورت کو نان ونفقہ نہیں دیا گیا اور بچوں کی کفالت بھی مطلقہ خواتین کے سپرد کی گئی ایسی خواتین انتہائی کسمپرسی کی حالت میں زندگیاں گزار رہی ہیں۔ بعض خواتین لوگوں کے گھروں میں کام کاج کر کے اپنی اور اپنے بچوں کا پیٹ پال رہی ہیں۔ حکومت کو اس جانب توجہ مرکوز کرنی چاہیئے اور ایسے ادارے ملک کے ہر شہر میں قائم کرنے چاہیئیں کہ جہاں سے مطلقہ خواتین جو بے یارو مددگار ہیں انہیں معقول رقم وظیفہ کے طور پر مل سکے یا سلائی کڑھائی کے سینٹر زبنانے چاہیئں تاکہ مطلقہ خواتین وہاں ملازمت کر کے اپنی اور اپنے بچوں کی کفالت بآسانی کر سکے۔ اس مقالہ کی تحریر کا مقصد ہی خیبر پختونخوا کی مطلقہ خواتین کے مسائل کو منظرِ عام پر لانا ہے اور لوگوں کی توجہ اس جانب مبذول کرنی ہے۔ تاکہ ایسی خواتین کی امداد کے لئے باقاعدہ ادارے کھولے جائیں اور انہیں روزگار کے مواقع فراہم کئے جاسکیں۔

نتائج تحقیق

اس مقالہ کے تحقیق میں تجزیاتی مطالعہ سے جو باتیں سامنے آئیں وہ مندرجہ ذیل ہیں: 1۔ مقالے میں خیبر پختونخوا کی مطلقہ کے حقوق و فرائض کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے اسلامی تعلیمات کا تصور فلاحی اور اصلاحِ معاشرہ ہے اور یہ تب ہی ممکن ہے کہ جب ہر فرد انفرادی طور پر اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کیونکہ دین سے دوری اختیار کر کے سوائے گمراہی اور پچھتاوے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ 2۔ مطلقہ عورتوں کے مسائل کے حوالے سے ازدواجی زندگی اور عائلی معاملات بری طرح متاثر ہو رہے ہیں جس میں سب سے بڑی وجہ زوجین کا آپس میں ہم آہنگ نہ ہونا جبکہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں میاں بیوی کو محبت و مؤدت سے زندگی گزارنی چاہیئے مگر خیبر پختونخواہ میں زیادہ تر زوجین کے درمیان محبت کی جگہ نفرت جنم لے رہے ہیں کہیں پر شوہر اپنی انا میں بیوی کے حقوق کی قدو منزلت نہیں پہچان پا رہا ہے تو کہیں پر بیوی اپنے تلخ لہجے اور غیظ وغصہ کی وجہ سے شوہر کو وہ مقام نہیں دیتی جو اسلامی شریعت میں شوہر کو حاصل ہے۔ 3۔ ہمارے مسلم معاشرہ میں طلاق محض کھیل تماشہ بن کر رہ گیا ہے عورت کو کھلونا سمجھا گیا ہے اگر عورت میں معمولی سا عیب یا کوئی نقص جیسے بانجھ پن ہو تو مرد فوراً طلاق دے کر چھٹکارہ پالیتا ہے ۔معاشرہ میں کوئی بھی مرد طلاق دے یا عورت خلع لے یہ سوچ کر کہ مصیبتوں سے چھٹکارہ مل جائے گا ایسا ممکن نہیں کیونکہ یہ ایک دھوکہ ہے اس سے مسائل کم نہیں بلکہ بڑھتے ہیں اور اس کا اثر بچوں کی زندگی پر بھی پڑتا ہے۔ 4۔ نتیجہ بحث یہ ہے کہ ایک مرد تو طلاق کے تین بول بولنے کے بعد آزاد ہو کر تمام تر بوجھ مطلقہ کے کندھوں پر ڈال دیتا ہے جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ ایک مطلقہ عورت نہ تو سکون سے زندگی گزار سکتی ہے اور نہ ہی عقد ثانی کر سکتی ہے بہر حال دوسری شادی کر بھی لے تو معاشرہ اس کے سابقہ شوہر کے بچوں کی ذمہ داری قبول نہیں کرتا اور اگر قبول کر بھی لے تو وہ پیار وشفقت نہیں دیتا جو کہ حقیقی والدین سے اولاد کو ملتی ہے اسی لیے طلاق کی نوبت سے پہلے ہی میاں بیوی اپنے مسائل کو حل کرنے کی پوری کوشش کریں تاکہ مستقبل کے نقصانات سے محفوظ رہ سکیں۔

سفارشات

1۔ شرعی لحاظ سے مطلقہ خواتین کے معاشی اور معاشرتی مسائل کو سلجھانے کی کوشش کی جائے۔ 2۔ مطلقہ خواتین کے لیے ان کی مرضی کے مطابق عقد ثانی کا انتظام کرنا چاہیے۔ 3۔ تعلیمی نصاب میں عائلی قوانین کو بھی تدریس کا لازمی حصہ بنایا جائے۔ 4۔ پاکستانی معاشرے سے منفی رسومات کو حتی المقدور کم کرنے کی کوشش کی جائے مثلاً ضروریات سے زیادہ بیٹیوں کو جہیز دینا، کم عمری کی شادی طے کرانا، جبری وٹہ سٹہ یعنی نکاح شغار کو قانوناً جرم قرار دیا جائے۔ 5۔ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد خاص کی بیٹیوں کی تربیت اس انداز سے کریں کہ وہ جب شادی ہو کر کسی کے گھر جائیں تو اس گھر کو اپنا گھر اور ساس سسر کو اپنے والدین سمجھیں تاکہ بعد کی مشکلات سے بچا جا سکے۔ 6۔ اہل علاقہ کے مشران (جرگہ، پنچائیت) کا بھی فرض ہے کہ وہ مطلقہ خواتین کی خبر گیری کریں اور اگر انہیں معاشی لحاظ سے کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اسے دور کرنے کی کوشش کرے۔ 7۔ معاشرہ کے صاحب استطاعت لوگوں کو مطلقہ خواتین کی ہر ممکن مدد کرنا چاہیئے۔ 8۔ علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ بھی عائلی مسائل پر مبنی تعلیمات کی اشاعت کریں تاکہ معاشرہ کے افراد اس سے مستفید ہو سکیں۔

References

[1] Mashriq Peshawar/Islamabad,2 february2018.

[2] Mian Masood Ahmad Bhatta, Hayatul Nisa, Aorat ki zindagi (Lahore: March Manakihat,Ahan Idara Ashaat w Tahqeeq, 2010), 696.

[3] Abu Bakr Ahmad Ibn Al-Hussein Ibn Ali Al-Bayhaqi, Al-Sunan Al-Kubra Wafi Zila Al-Jawahar Al-Naqi (Hyderabad:, majlis Daira tul muarif Intezamia allkatta fe alhind baldata, 1344 AH), Hadith Number: 15346, Volume 10, Page 333

[4] Abu Bakr Ahmad Bin Al-Hussein Bin Ali Al-Bayhaqi Al-Sunan Al-Kubra Wafi Zila Al-Jawahar Al-Naqi , 7:573.

[5] Wahba al-Zuhili,Mutrajmen Mawlana Muhammad yousaf tanoli, All Fiqa Al Islami w Adillathu (Lahore: ,babul ajwaj,urdu bazaar, 2016), 1:9:418.

[6] Muhammad Kaleem Arain, Aourat or Azdwaji Zindagi Quran Majeed ki Nazar ma (Rabia book house(S.M), MA), 257,

[7] Wahba al-Zuhili,Mutrajmen Mulana Muhammad yousaf tanoli, All Fiqa Al Islami w Adillathi, l.9:433.

[8] Al-Baqarah: 235.

[9] Muhammad Ibn Idris al-Shafi'i Abu Abdullah, Kitab al-Um, Beirut, Dar al-Ma'rifah, second edition 1393 AH, Al-Bab A'dat al-Mudkhul bha al-Taheed, No. 1449, vol. 5, p. 209.

[10] Maulana Khalid Saifullah, Qamoos ul fiqa (Karachi: Zamzam Publishers Urdu bazaar karachi, 2017),4: 387.

[11] Muhammad Idris Abu Abdullah Al-Shafi'i, Musnad Al-Shafi'i Mushkul (Beirut: Publisher Dar Al-Kitab Al-Alamiya), Hadith Number: 1234, vol Number 1, 338.

[12] Muhammad Kaleem Arain, Aourat or Azdawaji Zindagi, 201.

[13] Salma Begum, Ex-Husband Jabbar, Mohalla Adab Ghar Baghicha Dheri, Tehsil Mardan District, Dated 2018-12-05, 2 PM.

[14] Farida Husband Gul Wali, Mohalla Kokhel Baghicha Dheri, Tehsil and District Mardan, on 2018-12-05, time 2 to 3 p.m.

[15] Khaleda, Ex-husband's name Zarkhan, Mohalla Omar Khel, Musa Zai, Post Office Musazai, Tehsil and District Peshawar City, 2019-03, 10 am.

[16] -Samina Gull,H# No 399, In side mohbaharsarki gate Peshawar city, time 11:30, date 03-March-2019.

[17] Nisar Akhtar, Abdul Jabbar, Tetara, Post Office Tarojaba, Tehsil and District Nowshera, dated 9/29/2018 at 2 pm.